
1929
LUCKNOW

توجہ شرائط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے، بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ جاہلوں یا مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس [illegible] کی تنقید بھی کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔
اودھ پنچ صرف مذہبی بحث مباحثہ پر تاریخ اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر غور نہ کیجیے۔ جوہر کی کمی پر تعریفیں بڑھ جاتی ہیں دیکھئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ خیالات کی جدت، زمانے کی حالت کے مد نظر رعایت کیجئے جو بہی صحیح تعلق واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) طالبان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ [illegible] سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے۔ نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار ہو جائیے۔ اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہر ہفتے کے اندر تین روپیہ بھیج کر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ناچیز شاہ سلامت۔ ہندوستان بھر میں ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا بھی فضول ہے۔

(۵) طالبان صنعت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھیج کر اپنا نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ [illegible] مذہب یا [illegible] کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر پرچے کی اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روئے تقاضے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچے کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں، ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ ملا تو [illegible] نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا اگر خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب لکھنا چاہیے جس کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے متعلق منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے [illegible]

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو، فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا جاتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۱۴۱

مضامین

۲۵ نومبر سنہ ۱۹۲۹ء

جدید اللغات

قیراط - ایک حکیم کا نام ہے۔ مگر اب جو کوئی [illegible] اسے کھنکا قیراط کہتے ہیں بیچ زبان کے تصرفات کیا قیراط سے قیری اور قیری سے [illegible] بھلا کوئی بڑی بات نہیں۔

بک بک - تقریر۔ اسپیچ۔ خصوصاً لیڈر کی۔

بک بک جھک جھک - [illegible] خواہ مخواہ اور بے نتیجہ اشتغال سے کنایہ ہے۔ گر چند ہونے کے بعد بامعنی لفظ "بک بک" کا ساتھ مہمل جھک جھک پیدا ہو گیا۔

بک جھک (جیم بالکسر) زبانی اظہار غصہ کے معنی ہے۔ اکثر اوقات [illegible] جب غصہ کا اظہار [illegible] پڑتا ہے تو بکنے جھکنے کے سوا اور کوئی بس نہیں چلتا۔ بعض محققین "جھک" کو "جھینک" کا مخفف سمجھتے ہیں۔ "جھینکنا" [illegible] کے ہم معنی ہے ہمیں [illegible] صحیح نہیں ہے۔ "بک جھک" بھی ایک مستقل لفظ ہے۔

بکر و بکارت - [illegible] ہے حال کے تعلیم یافتہ اس [illegible] کے جو [illegible] ملا کہ یہ وصف خود حضرت مریم کے اوصاف میں سے ایک اعلیٰ وصف ہے اور گو [illegible] کی قسم کھائی جاتی ہے لیکن مریم کی جنس جو یورپ میں ہے اس کی قدر و قیمت کو نہیں سمجھتی۔ [illegible] یورپ ہندوستان میں [illegible] زمین کے پیشانیوں پر [illegible] تھا اب وہ [illegible] کے [illegible] نشانوں کے پیچھے [illegible] بکر وصف [illegible] ہے لیکن اس [illegible] دامن [illegible] کہلاتا ہے۔ مگر سے بھی [illegible] وسعت کا [illegible] سمجھنا چاہیے۔ انجمن کی ناکامی کا زوال ہے [illegible] کی فکر ہو گئی ہے [illegible] زن بازاری۔ [illegible] کے شوہر کا نام انجمن لینا [illegible] ہے۔ بکر و بکارت میں کوئی فاصلہ نہیں ہے۔ ایک ساعت یا ایک شب کی گنتی کس شمار میں ہے۔

بلاق - [illegible] یعنی [illegible] ناک میں لٹکانے کا [illegible] دہانہ [illegible] کی [illegible] کا [illegible]

[illegible] - [illegible] کسی [illegible] ہو [illegible] کا [illegible] کوئی [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] - [illegible] کی [illegible] ہیں کوئی [illegible] سامنے [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کم ہو گیا مگر دیہات میں [illegible] ہے خصوصاً زنان بازاری میں [illegible] اس۔ [illegible] کی بیماری ہے۔

[illegible] - [illegible] خواب [illegible] خشک [illegible] قوم کا [illegible] سمجھنا چاہیے کیا معنی کہ [illegible] ایک ہی چیز ہے۔

[illegible] - زندگی کی ستیاناسی۔ [illegible] اور [illegible] کا سامان۔ والدین کی [illegible] کی بسم اللہ۔ آرزوؤں کے [illegible] کا [illegible] - [illegible] کی تلاش۔

بم - [illegible] آنکھوں [illegible] ہو [illegible] بزرگی بیٹا کا [illegible] ایسا [illegible] میں نہ بیٹھے۔ [illegible] کے سامنے سے بھاگا ہوا۔۔۔۔

[illegible] پر [illegible] ہوتا ہے [illegible] بگڑے دل [illegible] سادی۔ اگر [illegible] سے کسی [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کے [illegible] گرم [illegible] ٹھنڈا کرتے ہیں۔ چیز [illegible] کی وجہ سے کسی تفصیل کی محتاج نہیں۔ [illegible] نام ہے۔

بندر - ڈارون کا باوا آدم۔ سائنس تہذیب کی مجزہ حکمت کی [illegible] اور [illegible] وہ وحشت جس نے ایک ہی [illegible] اچھا بھلا (انسان) پیدا کیا [illegible] دیا [illegible] بھیل [illegible] اور [illegible] یورپ میں باقی ہیں۔ اگر ڈارون صاحب نہ پیدا ہو [illegible] ہونے کا [illegible] کی [illegible]

بندش - [illegible] کی [illegible] کے [illegible] ہو جاتی ہے۔

صرف - [illegible] کو اس سے کوئی علاقہ نہیں۔

بندا - [illegible] کا [illegible] صورت۔

عاشق [illegible] کی جان کا وبال۔ [illegible] کا [illegible] جان [illegible] کا مختصر [illegible] کا [illegible] کے گلے کا [illegible] کے [illegible] پائے۔

[illegible]

[illegible] - [illegible] خوشدل۔

[illegible] - [illegible] کا [illegible] گیر [illegible] سوا [illegible] ہر حال [illegible] آخر میں [illegible] گا۔

بندوق - [illegible] الذکر [illegible] ہندوستان کی علامت وحشت۔ [illegible] وطن [illegible] بجانوروں کی جان لینا جس کا کام ہے۔ [illegible] احسان کیا۔ [illegible] آسان کیا۔ [illegible] خاک۔ [illegible] کا [illegible] جاری ہے [illegible] کے [illegible] مرگ مفاجات۔

بنک - [illegible] کا [illegible] آفرشی۔

بوسہ - [illegible] آغوشی۔ [illegible]

کبھی سفید رنگ - بیگ، چہار جوس - گالوں کی لالی
نکھار شباب کھینچنے کی سیٹی - عشرت بنبیر - گالوں بیز
آنکھ تر کرنے کا آلہ - سیاست میں چنبیں، کبھی کبھی بچشمی
جہاں سب کچھ ہے وہاں نظر نہیں آتا ۔ گاذر بیسی
۴ - اس جہانِ چالاک سے چپت بٹ بنانی کا تھپڑ
بھر جاتا ہے دوزخ سے کی نرمی کا اور بیرونی جاتی ہے
اسے نقاشی عشق اور کلکِ نقرار بھی کہتے ہیں ۔

ہنگ یا جھنگ - جہاں کی دوا - جرأت زیبا - فلک سیر
ارض پیما - سادہ عورتوں کی آنکھوں کا جلال -

بہادر - خدا سے منکر
کمزور آدمی انسان کا غلام
ہندستانی - وسیل سلطنت -
تیمار - دیوانگی کی دوا -
ہوا - جو بے پناہ نقد چلا۔
بنیر ہوا غیر مستقل زیر بار
بے پالسی کا اخباری کاغذ
دربہت اڈیٹر -
بجوا - جو اپنے مطلب کا دور
اور دیکھنے - صاحب
لوگوں کو ہر طرح مطلب
بھیڑی - جو گھر کا شاہ
گوشت کی بوٹی دیکھے یا نہ
کا جو ایکبار کے کو ترا
چوٹ کرتی ہے -
تیسو - دو جن کی ساس
شدہ عقل کے ساتھ عشق

قرض کا دوا مری سے بچو یار و یار - مہاجنوں کی
در حماس گانے - تو کی ہمواری ہرہری کا دور
بی اے - سند جو دانی سنا رکھی ساہو اے
ڈگری حکومت کی ہمدردانی کا ترانہ - سرپرستانی
ڈگری کا زور دیا گت - بیرزگوں کی رسی - دشمنی کے استعمال
کا استحقاق - دین اور کتب دینیہ کے نسخ و نسخ کا
اجازت نامہ -

تیر - باطنی عیب رہنما - ترجمہ قانون جو انگریزی
چھوٹی گاڑی کیا ہے سر سے الصورت - یعنی کے
تیار گاہ و قوم کی نام حاکمیت میں آزادی
دماغ کے ورک کا پتہ کا بانی کی سشو تواتر
بے تار کا - ترس طبع انعام انگلیں - بعض عورتوں
اہل غرض - بیچارے بی بی بنے ہوئے ذکر نقل چاہیں
بیچارے کے بچے بیروز دیکھو دیں نمانہ ہو جاتی ہے جس
بہ بیچ ہے کا اللہ سرا زماں غنا
وجود ہے ۔
بے کلی - بہادر مگر دوری
شاہ ہندستان بادشاہی -
بیٹی اُجرت ... ضرب
کرنے کا حیلہ -
بیکار و بیکاری ہے بار
زمین - دو مرتبی کی جائی کا
بچہ کسی شاعر کا قول ہے
آدمی نارد جوں شود بیکار
یا شود دُزد یا شود بیمار
مگر جدت تشتیق دماغ سیم
کا احاطہ نہ کر سکا - کیا سنئے
کہ مشغلِ بیکاری بزار ہا
کہاں کی چوری اور کیسی
بیماری - یہی اشاعتِ اگر
ہیں جو کسی اخبار کے کاغذ
کے اڈیٹر - یا رسالے کے
مدیر - بندہ بیہودہ تبا کر
باطل آسان ہے - یہ بھی
نسی - بیری کا رہنے کی



۳۰ سالی رفتار کا تماشا

شرم - وہ جس کا فاصلہ ہو قابل ہنگ ہوتا ہے
کہ حقیقی ہیبت کو نازکا فرق نہیں سا ہے سفید ہوا بھی
ہے - آئینہ وہ اس لفظ کی تصویر لیں کی جا بچی شرمیں
کی داڑھی کا اعجاز - ساس کے بالوں کا موٹا بال
جلنے والا طلاق - زبان کی پھانسی - گلے کا ہنڈا -
بیماریوں کا تماشا - ساری بستر کی اشتہائی زندگی
کی - جس میں اخبار کی لاش بھی ہے -

بیچارہ - دیبات کا پیدا اکار - صحن سے پیاری چیز
کبھی زندہ نہیں ہوتا بغیر سرمایہ -
بیجا - زوال عزت کے بعد جو شکل ہو جاتی ہے - دوزخ
آتور بات جو شنکر عمق زبانی وظیفہ خوار ہندوستانی -
بید - عمل ہو کر گر عصا سے پھر بعزت عام ہیں لیکن
مذہب سرا جو مجرم کے جو نو کلوا کی اچھی زور ہیں ہو
مرکب بیجا کا اگر اختلط جاتی ہے -

بندہ باندی اور سندھی پہلے کی رسم کرشمہ افزودی کی
دل کا شکل ذرہ دار ہے - یہ تمیں انکا رکھیو
شاعری کرو - یہ سب اقسام بیکاری ہیں -
بیکار - وہی جو بیٹھے سے بھلی ہو جاتی ہے
آ ورد گالا پچھر کہیں بچھے سے بیکار بھلی
گرچہ سفید چیز دہ دوستوں کو ہر ایک کو بجا تی ہے

له تعریف ہو رہا ہے کا فرق اضافہ بھیجا

قانون منع کرتا ہے مگر جو ورزن کے واقعی قائل کے اولیں شرائی ایک ہو وہ والنت کی جڑ نہیں دیتے۔ لہذا اسے لسٹ بہ تہ سمجھا جاتا ہے۔

بیپار۔ ایمان کا سودا ہوتا ہے۔

بیت المال۔ مترجم درصل پیٹ المال تھا جسکا مال وہ ہے جو پیٹ میں بھر کے پچا جاتا ہے خلاف نہ ہوتا ہے انگلی بات نہ ہو۔

بیل ملا ہوا گیا ہے؟ مگر اس سے لوگ رشتہ جوڑتے گھبراتے ہیں ۔ با! خدا کسی کو کنشرٹین شوہر نہ کرے۔ بیل (اکسر) سے بیول (لڑکیوں) کی اصطلاح میں بیل پڑ جانا کا لے بھاگنے کے امتحان میں انعام پانے کے ہم معنی ہے۔ ایک بیوی بھی ہے مگر خدا اس کے رسائی اثر سے بچائے۔ ہر ایک مرتبہ چوہر کو کچھ بار دیا۔ جو صاحب چارپائی کے نیچے چھپے تھے۔ تھوڑے فاصلے الیہ حیرت چارپائی کے بھساد تھے دیتے ہیں ہو کی برا آئی۔ گھر بھر میں بیل کسی نے کھایا نہ تھا۔ ملائن بولیں یہ درسی (لڑکی) کا یاد گمی کا بیر کا ہادسی اکسر جو سقفا کا جوار نگ بہاری "بیل بادہ کہیں پایا؟" چلیے ڈھنڈیا پڑی اور بیچارے دھوکے رہ جاتے وہ دے کہ باد فرش نہیں ہے شیڈ ازار میں نیچے بطن اور روز کا یہی ترتیب ہے۔ اسکے علاوہ نقل قول کی مجبوری۔ مزید براں لغت کے نقص کا خیال بھی ہے۔

بینا۔ انگریزی باجا۔ بالکل بیجا ہوا ہے ہیں نیچے اور ہر سر نیچے۔ بیڑھی انگلیوں سے راگ کا گمی ہی باجا کا لنا ہے۔ آلات سنی پسند کرنے والوں کو خوب بین۔ بالکسر وہ ساز جو بھینس کے آگے بجانا چاہیے۔ اور اگر بجانے والے کیسل یہ بھوڑ ہیں تو ہندوستانیوں کو تھوڑی دیر کے لیے بھینس دکر دودھ بادی بنا اور بیگر دبگالی کرنا مفید ہے۔

بیکن۔ واضح کردے کے اورصاحب زرائی کا یہ گیند۔

بھائی۔ سپہم ساری تقسیم الاستاد۔

بھاجی۔ تفریح کا سامان طلوع دروادی۔

بھات۔ بچگانیوں کا پاکاڑ۔

بھاگی۔ بھات کی (دوہری رادار)

بھاٹ۔ اخبار نویس جو کسی لیڈر کی اسکی کا بندہ۔

بھاپ۔ کروسزن کا وکیل۔

بھبھاما۔ عرق فیرت۔ کونسل کے سرکاری ممبروں کی اسپیچ جو کسی خود غرضی کی حمایت کرنے والے قانون کی ضرورت پر دی جائے۔

بھجدا۔ شعر پر طرہ اس الفاظ مرکب جو اس غزل کی صفت جو نہ پاچہ ورانے لاکائی ہے گیا ہے۔

بھانڈ۔ جو اپنی حالت یا حرکت پر دوسروں کو ہنسنے کا موقع دے۔

بھگتیا۔ بھانڈ کا جوڑ۔

بھڑولا۔ (لو دہیول) بھرا ایسا ہی ری حالت کی جگہ۔

بھیک۔ نذرو نذرانہ۔

(تمام شد ردیف با)

(باقی آئندہ)

راقم

ع بلبو دی

غـزل

جو حصہ درد کے مثنا چکے دل اے بہار ہی

تو پہلے سامنے رکھ دیکھیو دو الشہاد بسری

ارے صیاد خود اپنے ہیچیں سانٹھ اڑا دل کی

وگرنہ داغ آ ٹے گی نہ شاخ آشیاں میری

ہری اداں کو بھی ہے بس سے پہلے والے کے طوار

اگر صیاد جی نہ تقصیر دہو نیساں میری

جو اودیاں بہا انتظار وہدہ پھر جاناں کا

ہر اک سو لگے بہہ انگے رہی کی ہچکیاں میری

[illegible]

جو ہجر نامی میں شکر تمہاری گھسیاں میری

جو اب حرص مطلب پر کیا لیکے نے مجنوں سے

تمہیں بھی تو ملی ہے اور ہے تاقت ستاں میری

بہ سنت عوام [illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے دعوے عام

[illegible]

بنام

[illegible]

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

زمانہ کہاں چاہے دنیا ہو پا خوشی یا غم ہے
کہ اب بھی محبت عالم میں ہے شہرہ یہاں میری
خماری رو رہی ہیں آنکھیں آنسو ہیں سے لاچار بھی
نظر کرکے ان کو شوخ سے یہ کہہ رہا ہاں میری
جہاں مجنوں بیاباں کی خبر چھلنے نے بنائی تھی
اسی جنگل میں نکالی گئی ہے بیاں میری
اداروں کا حاصل مقصد ہے شام وصل ہو جاتی
کہ خود ملنا چاہا ہو بنا دین بہ یاں میری
روز خواں پر ہو جو بچھ مست والا ہو آتا ہے
اللہ تعالیٰ میں جلدی سے فرش بچھا ہاں میری
جیسی الکریم ہو کسی ملازمت سے طاقت کی
ابھی حکیم صاحب (اکثر شعار میں نہیں شعر خود شاعر کی
ہو کر کی ہو اس زمین پر قدم رکھ دی کہ جو ہو کر لکھا ہے
آئندہ یہ جرم عشق کے قابل نہ ہو سکے؟ پیچ

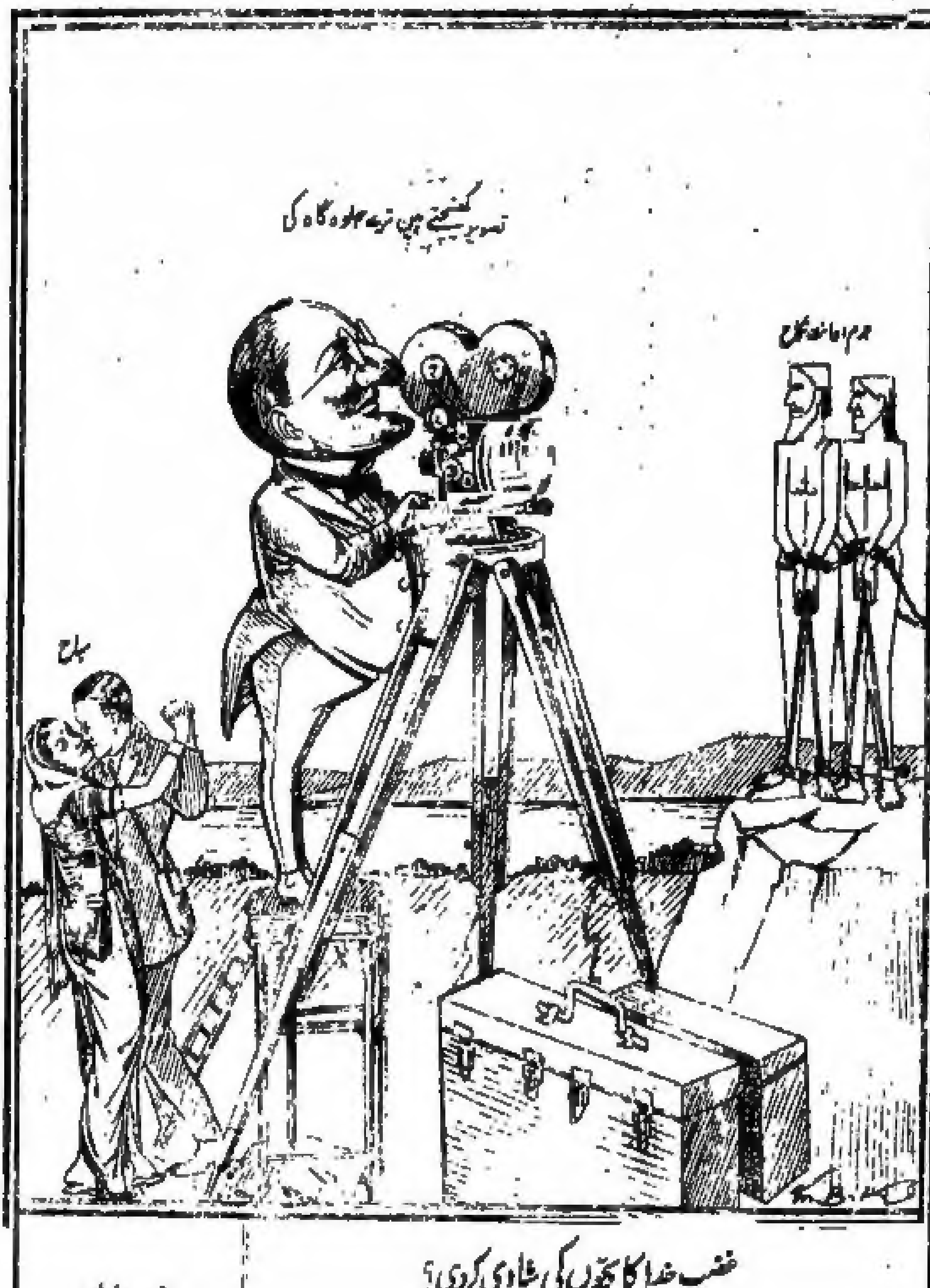
لطائف

دنیا میں اکثر شاعر ہیں گہری کے گرد وہی رہتے
ہوں شعروں کے باعث وہ عشق ہی نسبت کوئی
ہے خاص طور اور ہی با اگر شاعر اگر کسی کا نام ہو
سو نے چاندی ہیا ہو یا بدنام ہے۔ اصل یہ ہے کہ عشق
کسی مرض ہی کے ساتھ مشہور ہیں۔ سودا ہی شیخ ہوتا
ہے۔ یہ عجیب بیماری اگر کسی دماغ میں کسی شام
پر چڑھ گئی تو پھر چلنے کا سامان بھی ہو گیا ہے ایسا
کی صورت دیکھ کر حضرت قیس یاد آ جاتے ہیں۔
جہاں کوئی دیوانہ دکھائی دیا لوگ بیاں مجنوں
کی مثال دینے لگے جنہیں کا استعمال خود ہی اور
مرکی دیکھی ہو کر دیوانگی کرنی حضرت اعظم پر ہی تھا
دہلی شہر کے غیر مشہور پاگل ہو جہاں ہانپتا رہتا
نکل ہی کر خود چاہ سکی بھی پاگلوں کے جو دے
خالی نہیں۔ بس ہر شام کرسی اور یاد ہے
جہاں مطلب سو جود اور میر ضمیر خود سے
دیکھ کر حضرت مجنوں روز وقت اور بیچارہ
نہ مانوں سا دینے بچ گئی زور کی آوا ز لا
شیدا کر جتا نے اور دیوانوں کی اپنی جانب

حاضر کیجئے۔
الغرض اب یہی اردو ہی زبان خالص ہی کہ رہا
ہے نام ہو۔ سوال یہ کہ شعار کے اس عجیب سب بھی
مل جانے والے گروہ کی لسٹ میں بھی کوئی نہیں
مگر کیا کیجئے بڑا اچھا نام تھا۔ جہاں دیکھنا
دیکھی ایک مشہور کا نام اخبار میں اپنی شاعر
باقاعدہ شعر سے مشغول رہنے کا مہیں لا علم
کی ہے۔ مسٹر ڈانجر بی دیلی۔ ان کے شوق میں
مسٹر موصوف دیوانہ شعر کہہ رہے اللہ میں یہ
نام شاعر کوئی معمولی نہیں ایک گھیا کے درنگ
صفت ہی کیوں نہ ہو ۔
کچھ شک نہیں کہ حضرت دیوانہ کے بیچ ہیں
والعیاذ ہو کہ زندہ ہے وہ لوگ بھی
بچ کے آخر ہی مسٹر وصلی کے اخبارات سے شکوہ
ہوں ہے۔ شمس الدین۔

(۱) دو مسافر تازہ وارد دیہات شہر میں بغرض سیر
آئے قصبہ الغرض کا سب سے پہلا اسٹیشن کی طرف
چلے ۱۰ میل کی مسافت پیدل طے کرنا مشکل ہے
کہ آپ دیہات کے اثر سے پیدا ہوا ہو آپ جانتے ہیں
شہر کے میل کوئی معمولی میل نہیں ہوتے کیا معنی کہ
بڑھا ناپ پر چڑھتے چڑھتے سانس پھول جاتی ہے اور
رنگ آ جاتا ہے۔ شام ہو گئی مگر منزل کا اندھیرا
آخر ایک صاحبزادے سے پوچھا کیوں میاں اسٹیشن
کتنی دور ہے؟
صاحبزادے نے گردن ہلائی کہیں نہیں جانتا اور
بھائی کہاں رہتے ہو۔
جی رہتا تو یہیں ہوں لیکن بھائی جہاں تک اسٹیشن تک
کتنی دور ہیں یہ نہیں جانتے۔
یہ بہت مشکل کام ہے مسافروں نے صاحبزادے
کی طرف تعجب سے دیکھا اور آگے چلے۔ ایک فرلانگ راہ
طے کی ہو گی کہ پشت کی جانب سے آواز آئی بھائی
حضرت ابھی بات کا جواب سنتے جائیے آپ دو گھنٹے
چلنے کے بعد اسٹیشن پہنچ جائیں گے۔
مسافر کیوں بھئی کیا تمہیں راہ میں کوئی منتر
مل گیا جس نے بات کا جواب سکھا دیا؟

لڑکا جی نہیں جناب!
مسافر پھر کس طرح معلوم ہوا؟
لڑکا دیکھئے مجھے آپ کی رفتار کا حال معلوم نہ تھا
جب آپ نے چال دکھائی تو میں نے اندازہ کر لیا
کہ آدھ گھنٹے میں آپ ایک فرلانگ طے کرتے ہیں۔
(۲) کوئی مزدور دیہاتی پر چڑھ رہا تھا کہ یکایک
گر پڑا قریب ہی ایک مزدور کام کر رہا تھا اس نے
مدد کی۔ مزدور نے کہا بھائی کیا ہی اچھا ہو
کہ یہاں ایک تختہ لگا دو جس پر احتیاط سے چڑھنے کی
ہدایت ہو۔
مزدور نے مسکرا کر کہا صاحب کچھ سال کا ایک
تختہ پر تنبیہ نامہ لکھا رہا لیکن کوئی دیکھتا ہی نہیں آپ
ہی بتائیے کہ اس بیکار چیز کی اب کیا ضرورت ہے؟
(۳) لوگ کہتے ہیں کہ ہمدردی انسانی بھی محبت کی
ایک قسم ہے۔ دیوانہ شہر کے باشندے طبعاً ہمدرد
ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک بیوہ بڑھیا کی تنگ حالی پر
کے بعض ہمدردوں نے لاٹری ڈالنے کا بندوبست
کیا۔ ایک صاحب نے لاٹری کا ٹکٹ خریدنے کی غرض سے
بے توجہ نہ فرمائی۔ لاٹری کے منتظم نے ٹکٹ پیش کیا۔
بل: یہ کیا ہے؟
منتظم: لاٹری کا ٹکٹ۔
بل: کیوں۔ کس کے واسطے۔
منتظم: بڑھیا بیوہ کے لیے۔
بل: اوہ۔ بیوہ اگر مجھے ٹکٹ کے عوض میں نکل آئے تو
پھر کیا میں اسے کیا کروں گا۔؟
(۴) خدا نہ کرے جو کوئی دیوان شاعر کا باشندہ
لندن میں وارد ہو۔ وہ بیچارہ کوشش کرتا ہے
کہ حتی الامکان ذہنی عقل دکھائی دے مگر فنی شعر
پھولوں اور ادھر کا ذکر ہے کہ ایک بڑا کسان اپنی
بیوی کے ساتھ دیوان شاعر سے لندن آیا۔
رہائشی ٹکٹ ملنے لگے جاری کر رکھے تھے تفریح
میں خرچ کی کفایت مقصود تھی سواریوں کی دکانوں
کا سروار کچھ اور دل بہلانے میں صرف ہی کیا جا
سوا اٹھایا اور بے دھڑک بل چڑھے۔ اتفاق سے اس
بڑے سوار جوڑے کا گزر ایک وکیل کے دفتر کی



غضب خدا کا بچوں کی شادی کردی؟
"بہت تمہاری آرزوؤں کی ایسی تیسی"
دھرے گئے دلِ خانہ خراب کے بدلے

عیب ندارد
نکاح تو ہے جرم بھلا آؤ یونہی سہی



ز نفاست چمنت بر بہار منت ہاست   کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند

[illegible]

وہی عطر حاضر ہے ۔

کارخانہ اصغر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

صورت جلسہ مسائش ہو رہا تھا مگر لڑنا عمل ضروری تھی۔ ظاہر ہے کہ کھیل کے دفتر میں ہم اگر ہی [illegible] بیان کے سوا اور ہو ہی کیا ہے۔ خود اور کھیل [illegible] کرسی پر بیٹھے [illegible] اور کھیل [illegible] ہمارے [illegible] حضرت بیان کیا لکھا ہے۔ دونوں میزبان جیسے اور بلانے کے طور پر کیا۔ یہاں بیوقت [illegible] ایک خاموش [illegible] کے [illegible] چلو یہ دوکان تو آج بند ہو گئی ہے سارے دوکان میں سوتے وہیں رہ گئے ہیں۔

(۵) ایک دیہاتی شہری ہوتا [illegible] اس وقت [illegible] میں [illegible] آپ جانتے [illegible] آسان نہیں۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] بڑی بی کی سانس [illegible] اور یہ ہونے لگی۔ بڑے میاں کا ہاتھ پکڑ کے [illegible] ہمارے اس آفت سے [illegible] اگر یہ نہیں تو یا ضرور [illegible] بڑے میاں نے گھبرا کے جواب دیا۔

جانی کہیں ایسا غضب [illegible] اسٹیشن والے کمبخت [illegible] وصول کرتے ہیں۔

(۶) ایک باشندہ [illegible] گرفتار کر لیا گیا۔ [illegible] میں [illegible] ہوا۔ [illegible] نے عاص [illegible] کر دیے [illegible] کے کہنے لگا۔ [illegible] نہایت [illegible]۔

امریکن ساتھی [illegible]

(۷) ایک [illegible] بی بی [illegible] کی ملازم ہوئیں۔ [illegible] کے لیے [illegible] ہے۔ [illegible] کیا آپ [illegible] ہو جائیں گی؟ [illegible] جواب دیتی اُن کی [illegible] جب [illegible] تو جلا کے بولیں [illegible] بڑی خالہ سلام [illegible] ہر حال [illegible]

[illegible] کی زندگی [illegible] اسمبلی [illegible] والوں کی گستاخی [illegible] خواہ [illegible]

شمس [illegible]

مسلمان آرا بیگم بنام حکومت ہند

[illegible] میں بہت دنوں سے ہندوستان کی [illegible] دیکھ رہی ہوں اور وہ بھی کہ [illegible] کے [illegible] نہیں ہے [illegible] سے گئی ہے کہ کسی نہ کسی عورت [illegible] کی گرمی سے حرارت کا [illegible] جائے اور [illegible] پلٹ آئیں گرلوا کسی کی جوانی پلٹ کے آئی ہے [illegible] کہ [illegible] جوان ہو گئی تھی [illegible] ایک عورت اگر [illegible] ہوتی ہی تو [illegible] بھی [illegible] ہیں اور دوسری عورتیں بھی [illegible] علاوہ [illegible] جوان ہو [illegible] کر سکیں۔ [illegible] ہندوستان [illegible] نہیں وہ [illegible] سر ہے اسکے بیچ نہیں جوانی کی [illegible] تو اچھا ہے۔ اور اگر [illegible] جوانی کا رنگ روپ نکالا ہے تو اس [illegible] سے کہ [illegible] کے جوانی [illegible] کہ کوئی جوان مرد اپنی [illegible] کی [illegible] کر ایک جوان عورت [illegible] آباد کر کے [illegible] ہوتی ہے۔

[illegible] اور [illegible] یہ دو چیزیں [illegible] اس قسم کا رشتہ [illegible] ہیں مگر یہ رشتہ [illegible] [illegible] لیں [illegible] فرض کے [illegible] ہیں۔ ابھی [illegible] ان [illegible] رہے ہیں اور [illegible]

دولت کا لب لگا کے ایک [illegible] سے ساتھ [illegible] کی [illegible] اُن کا نام تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے لیکن [illegible] اور [illegible] سیکڑوں [illegible] جوان [illegible] کے [illegible] بڑی بی کا [illegible] ادھر آگے [illegible] ہوئی اُدھر کسی [illegible] سے [illegible]۔ اس طرح عورت جوان ہوتی [illegible] کے اچھے [illegible] سے [illegible] دنیا کا دستور ہے۔ [illegible] ماشاء اللہ [illegible] کی [illegible] دیکھ [illegible] کا [illegible] کھل گیا۔ اور [illegible] کتاب [illegible] اخبارات کی طرح بھی [illegible] نہیں کر سکتی۔ [illegible] ہمارے دشمنوں کے جادو نہیں۔ وہ اپنے کام میں مشغول ہیں۔ اور ادھر کے واقعات سے [illegible] یہ نتیجہ نکالنے [illegible] کی انتظام لینے کا جو طریقہ اب اختیار کیا گیا ہے [illegible] طریقے کی بہ نسبت [illegible] خطرناک ہے یعنی نوجوانوں کے دل میں [illegible] پیدا ہو گئی ہے کہ [illegible] کی ضرورت نہیں۔ ایک یا دو آدمی [illegible] مرنے [illegible] ہو جائیں اور [illegible] جرم [illegible] اپنے ہاتھوں میں [illegible] لیں یا پھانسی کے تختے پر [illegible]۔ [illegible] ایک مقدمہ [illegible] میں چل رہا ہے۔ [illegible] پھول [illegible] دونوں [illegible] کا قتل حکومت کی نگاہ میں بھی بہت بڑا [illegible] اور [illegible] کی نظر میں بھی۔ اس مقدمہ بازی کا فیصلہ [illegible] جو اس سے [illegible] کو غرض نہیں لیکن [illegible] مجرم بری ہو جائیں [illegible] تقدیر اور [illegible] کے [illegible] کی بھی خیر خواہ ہوں [illegible] ہیں۔

[illegible] حسن و عشق کا نہیں فرض اور [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] کی جگہ [illegible] عشق [illegible] اس وقت تک ایک طرف جان پر کھیل جائے اور دوسری طرف [illegible] جیل خانے [illegible] ختم نہ ہوگا۔ [illegible] اب [illegible] ہم کسی کے [illegible] کے بیان کا [illegible] مجھے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ [illegible]

کے کانوں میں پہنچا ساگئی ہے وہ آسانی کے ساتھ حل ہو جائے۔ خصوصاً جبکہ ولایتی کمیشن صاحب خود بدولت گورنمنٹ کے جیبارے میں ہر ناقص (اعلام خود اختیارات) شکوہ درشن کے عجوبہ کا ناٹک نہیں کرنے کے عجوں کا عصارہ بھی پیدا ہوا ہے۔

سائمن کمیشن کو اپنے دل میں کہو تھکی۔ وزیر ہند کہہ چکے ہیں بیٹھے میں دیہات کا منشا کہ ہے دوستی اور اعادہ کوہ اٹھے ہیں۔ ہندوستانی سائمن کمیشن کسی اور بہبار سے ہیں ہیں۔ ماشاء اللہ یہ تو غضب کی دل لگی ہے۔

خلیفہ ہارون رشید کی حکایت کہیں پہلے بھی کہہ چکی اب پھر دہراتی ہوں کہ ایک مرتبہ جعفر وزیر قاضی شہر اور خلیفہ تفریح کے لیے جب سیر کو نکلے ایک شخص جس کی آنکھوں میں باضعنی پیدا ہوگیا اور کچھ کارش تھا کشتی پر سوار سامنے سے آ نکلا دیا۔ دیہاتی آدمی ہر جیسے اہل شہر کا وزیر ہو جاتا ہے۔ جعفر کو خلیفہ نے اپنے حق کی نسبت کہ اس مسافر سے دل لگی کرو۔ وزیر نے عرض کی حضور اس کا خیال ہے کہ دیہاتیوں کے منہ میں لگام نہیں ہوتی وہ صاف دل اور بے ادب ہوتے ہیں۔ پس وہ جو کچھ کہے گا سننا پڑے گا۔ خلیفہ نے فرمایا کچھ بھی ہو تو دل لگی کرو۔ جعفر نے بڑھے کو مخاطب کیا "السلام علیکم بڑے میاں کہاں چلے؟" بڑھا "علیکم السلام۔ بغداد کا ارادہ ہے۔ اطباء کے پاس جاؤں گا آنکھوں کا علاج کروں گا"

جعفر "ا قا تمہاری آنکھیں مرض میں تو ایک نسخہ مجرب ہے:۔

"آفتاب کی کرن۔ چاند کی شعاع۔ شمع کی لو۔ ہوا کی تک ودو۔ گاڑی کی چوں چوں۔ جوتی کی کھٹ پٹ۔ بجلی کی چمک۔ اولے کی سفیدی۔ رات کی سیاہی۔ کوڑھ میں چھانو۔ اوسکا ماں جو ہرت کر کا نتھ میں تو لو صفائے سفری کے واڑے کی ذرہ ری میں گھول لو اور لیپ لے تو آنکھوں میں لگاؤ انشاء اللہ سیاہی رہے گی اور سپیدی آنکھیں تماشا ہو جائیں گی۔

بڑھے کو صحیح وقت پر حفظ یاد آگیا اور اس قسم کی جیسی دعائیں جعفر نے تجویز کی تھیں ویسی ہی ادنی اور بے اصل اجرت اس نے دعوے طلب کی اور ایک روپیہ ترکیب زمین پر پھینکا اور جو ہوا اٹھا کر سلسلہ داستان اجرت ہوائی کا کا افراط کیا۔ جب یا فرج ہوا تو کہنے لگا وخذ هذا الطلب جو عمل ولو نفعا بہ لن ادنا الا سو میاں دیہ تمہاری ترکیب اگر تمہارا نسخہ فائدہ مند ہوا تو کم اور دوں گا۔

میں دیکھتی ہوں کہ نئے نئے قانون کی ایجاد اور کمیشنوں کی اوڈن گھائیاں جعفر وزیر کے نسخہ کے اجزا ہیں۔ اسمبلی میں دل لگی اور باتیں ہوتی ہیں۔ دیہاتی وہ شیلے نوجوان جو ملکی ترقی کے سرسرا سا زادی کے آئین سے اپنی کور آنکھوں کو درست کرنے کی فکر میں مجلس قانون ساز سے مدہ اور مفید تجویز نہیں رکھ اسیاد میں اسی بڑھے کی طرح جس نے دیہی نسخہ کا ہوائی جواب دیا تھا جس پیسے ہدیہ دار ہم پھینکنے پر آمادہ ہیں۔

یہ حالت تمہارے حق میں مضر ہے۔ اور پاس پڑوس والوں کا اپنے اوپر ہنسوانی بھی ہے۔

بڑا۔ تم سے کچھ بعید نہیں تم بے شک ہوائی کر دشت کے بیچ اسکتی ہو۔ تم نے ہمیشہ جوانی کا تحفظ قائم رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن خالی خولی محاسم سے کیا ہو سکتا ہے۔ بلیوں نے اور صورت میں وہ تازگی نہیں جو بہشت کی خاطر دنیا میں پیدا ہوئی تھی۔ خدا کی عنایت سے ہندوستانی تمہاری ذات کو غنیمت سمجھتے ہیں۔ ذات [illegible] کی فرمائش نہیں کرتے وہ مزارات سے بدظن ہیں۔

دیکھو لارڈ ارون یہاں آئے آفروں سے جوانوں کی طرح سینہ تان کے ۱۹۲۸ء کا اعلان دہرایا اسوقت اصلاحاتی پرچوں کی ایک ٹولی ختم ہو رہی ہے دوسری دوائی میں نئی پیشاک ملنے کی امید ہر دل میں ہے لوگ سمجھے کہ ۱۹۲۸ء میں جو کچھ دینے کا وعدہ کیا گیا تھا آئندہ قریب ہی میں شاید مل جائے۔ ابھی سرخوشی کا جوش تھمنے

اندر ہی تھا کہ ولایتی پارلیمنٹ کے سوال جواب نے ازال پر چیپٹا دیا یعنی وعدہ صحیح ہو گر دیا کہ وقت نہ پرتی ہے آپ ۱۹۲۸ء کے ساتھ خلسہ کو پیوستہ کیوں کرتے ہیں اور لارڈ صاحب نے کہا ہی کیا جو آپ گھبرا نے لگے کیا قبل از وقت جرم ہے؟

بوا میں سچ اور سچائی کی قدر کرتی ہوں مگر یہ تو صحیح پالیسی مصلحت کے موافق نہیں ہے کیا یہی کہ مقدموں کی تعداد پالیسی کی دیہاتی اور خود تمہارے بیانات گواہ ہیں کہ ہندوستان میں بغاوت کا درخت دھرتی بیل کی طرح اندر ہی اندر پھیل رہا ہے۔ کیا پوشیدہ ان خود سرالکے تم وانی جواب کی بو میں زیادتی پیمانہ کرے گا۔ یا ہندوستانی سائمن کمیٹی کا ضمیمہ جس نے اپنی رپورٹ حال ہی میں شائع کی ہے اس جھگڑے کو چکائے گا؟

مجھے تردد ہے کہ بوڑھی کیا ہے۔ سن تم اپنا ننھا درست کرنے پر؟ اعمو تم یہ اطلاع ہا کہ نہ بیچ رہے پنی کی کافی ہے جو کٹنے والے ہیں۔

آخر میں دعا کرتی ہوں کہ خدا انجام بخیر کرے تم دہنی جوانی کا شگوفہ دیکھو۔ اور ملک تمہاری جوانی کے درخت کے نیچے پروان چڑھے۔

واقعہ

متلون آرا بیگم

معصل ذرت

[illegible]

درخواست

سال آخری بیس حضرات کو جنہیں رکھنا ہو اطلاق میں چندہ جاری خاطر مسند کی دعوت بھیجا گیا [illegible] کیا وہ منظور جلد بنا ہمارا رجسٹری کا چندہ بھی ہوا پہنچا خوا پیا پیدا ہونے اور اس کے جریب نہیں یا نا وہ پوچھ کرنا وقت فریدی کارڈ کی پریشانیوں کے مظاہر لگیگا۔

[illegible]

ضعیفی دور کرنے کی تدبیر

صحت کو کوئی شخص بدون کسی تکلیف اور کسی کے [illegible] ضعیفی دور کرنے کی تدابیر [illegible] اعضاء [illegible] وقت [illegible] [illegible] ہیں [illegible] اس کے واسطے کتاب میں [illegible] کسی استاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں [illegible] زیادہ تر بیماریوں کے واسطے مفید ہے [illegible] ورزش وغیرہ کرنے کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے [illegible] ہوا اسہال اور دیگر امراض میں [illegible] اس کتاب کی [illegible] قیمت صرف ایک روپیہ [illegible] ہر کام والا پرہیزگار اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب سے

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح [illegible] [illegible] جریان [illegible] اور اولاد و تولید کی خرابی۔ [illegible] اور دیگر امراض [illegible] [illegible] قیمت [illegible] ایک روپیہ [illegible]

المشتہر [illegible]

[illegible] لکھنؤ

شعر الطائف ( )

(۱) روپیہ [illegible] کرتا ہو۔

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) کتاب [illegible] روپیہ [illegible] ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔

(۵) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ان [illegible] کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ [illegible] طبیبوں کے [illegible] صحت [illegible] ہیں اور اس عالم میں [illegible] صحت حاصل کرنا یا [illegible] کے خواہش مند ہیں۔ اگر آپ لکھنؤ کے نامور [illegible] اور حاذق اطباء کے مشورہ سے [illegible] فیض [illegible] حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کا [illegible] دواخانہ [illegible] کی فہرست [illegible] [illegible]

المشتہر

منیجر دواخانہ [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۸ء و ۱۹۲۷ء

(۱) اردو کا [illegible] اور اخلاقی مضامین اور کارٹونوں کا مجموعہ [illegible] قیمت فی جلد [illegible]

(۲) [illegible] دسمبر ۱۹۲۸ء [illegible] قیمت مع محصول ڈاک [illegible]

(۳) [illegible] مضامین کے شائقین کو جلد طلب فرمانا چاہیے۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظرافت

یعنی

منشی سید [illegible] حسین صاحب [illegible] لکھنؤ [illegible] ظرافت [illegible] اور شاعری کی [illegible] استادی سے [illegible] [illegible] وی پی [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

[illegible]

یعنی

وہ [illegible] کتاب جس نے [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] کا [illegible] سکتا ہے۔

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔

اس کے حصہ اول کے [illegible] جانتے ہیں [illegible] اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب [illegible] حصہ دوم میں مصنف نے اساتذۂ فن کے [illegible]

کو

[illegible] بنایا ہے

یعنی

[illegible] اس کے [illegible] کتاب پر [illegible] دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

[illegible] اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں [illegible] کتاب کے [illegible] نہایت وضاحت سے [illegible] استاد [illegible] سادگی سے [illegible] اس کتاب میں [illegible] کے استادوں کا سرمایہ [illegible] موجود ہے۔

اصل قیمت علاوہ محصول [illegible] صاحب [illegible] روپیہ [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ [illegible]

اردو زبان کی ہر قسم کی کتابیں اس پتہ سے طلب کیجیے۔ منیجر جنرل بکس ایجنسی پانا نالہ لکھنؤ

